مساجد اور مدارس تعمیر کرنے اور آباد کرنے کے فضائل

مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب

قدیم زمانہ میں مساجد کے اندر دین کی تعلیم دی جاتی تھی گویا مساجد ہی مدارس تھے ہمارے دور میں مساجد اور مدارس الگ تعمیر کئے جاتے ہیں لیکن مدارس کا اجر اور ثواب مساجد سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہے لہذا درج شدہ آیات اور احادیث مدارس دینیہ اور مساجد دونوں کے فضائل میں وارد ہیں۔

فی بیوت أذن اللّٰه ان ترفع ویذکر فیها اسمه یسبح له فیها بالغدوّ والآصال ٥ رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر اللّٰه واقام الصلاة وایتاء الزکاة یخافون یوما تتقلب فیه القلوب والابصار ٥ لیجزیهم اللّٰه احسن ماعملوا ویزیدهم من فضله ط واللّٰه یرزق من یشاء بغیر حساب ٥

(سورۃ النور ۲۴ آیت ۳۶،۳۷،۳۸)

ان گھروں میں جن کے متعلق حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ بلند کئے جائیں اور لیا جائے ان میں اللہ تعالیٰ کا نام۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں ان گھروں میں صبح وشام وہ جوان مرد جنہیں غافل نہیں کرتی تجارت اور خرید و فروخت یاد الٰہی سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے سے وہ ڈرتے ہیں اُس دن سے گھبرا جائیں گے جس میں دل اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی تا کہ جزا دے اُنہیں اللہ تعالیٰ ان کے بہترین اعمال کی اور اُس سے بھی زیادہ عطا فرمائے۔ انہیں اپنے فضل سے اور اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب۔

حدیث: من جلس فی المسجد فانه یجالس ربه۔(قرطبی)

ترجمہ: جو شخص مسجد میں بیٹھتا ہے بیشک وہ اپنے رب کا مجالس ہوتا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں

حدیث: ان المؤمن اذا مشی الی المسجد قال اللّٰہ تبارک اسمه تعالیٰ عبدی زارنی وعلی قراه ولن أرضی له قری دون الجنة۔(قرطبی جلد۱۲صفحہ۲۶۵)

ترجمہ: بیشک مومن جب مسجد کی طرف چلتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، میرا بندہ میری زیارت کیلئے آیا ہے اس کی میزبانی میرے اوپر ہے میں اس کی میزبانی میں جنت کے علاوہ کوئی چیز ہرگز پسند نہیں کرونگا۔

حدیث: ان المساجد تضئ لاهل السماء کما تضئ النجوم لاهل الارض.قاله ابن عباس(قرطبی)

ترجمہ: بیشک مساجد آسمانوں کیلئے چمکتی ہیں جس طرح زمین والوں کیلئے ستارے چمکتے ہیں یہ ابن عباس کا قول ہے۔

حدیث: من احب اللّٰه عزوجل فلیحبنی ومن احبنی فلیحب اصحابی ومن احب اصحابی فلیحب القرآن ومن احب القرآن فلیحب المساجدفانها افنیة اللّٰه ابنیته اذن اللّٰه فی رفعها وبارک فیها میمونة میمون اهلها محفوظة محفوظ اهلها هم فی صلاتهم واللّٰه عز وجل فی حوائجهم هم فی مساجدهم واللّٰه من ورائهم۔(قرطبی)

ترجمہ: جو شخص اللہ عزوجل سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرے اور جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرے صحابہ کے ساتھ محبت کرے اور جو شخص میرے صحابہ کے ساتھ محبت کرتا ہے وہ قرآن کے ساتھ محبت کرے اور جو شخص قرآن کے ساتھ محبت کرتا ہے وہ مساجد کے ساتھ محبت کرے کیونکہ مساجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے بلند کرنے کا حکم فرمایا اور ان میں برکتیں رکھیں ۔ مساجد امن کی جگہ ہیں ،امن میں ہیں مساجد میں موجود ہونے والے۔مساجد محفوظ ہیں،محفوظ ہیں مساجد میں موجود ہونے والے۔وہ نماز میں ہوتے ہیں اور اللہ عزوجل ان کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے

علم وفن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابوزرعہ)

وہ مساجد میں ہوتے ہیں اور اللہ ان کے گھروں کی حفاظت فرماتا ہے۔

حدیث: ففی الحدیث ان المسجد لینزوی من النجاسة کما ینزوی الجلد من النار۔ (قرطبی)

ترجمہ: پس حدیث میں ہے مسجد نجاست سے سکڑ جاتی ہے جس طرح چمڑہ آگ سے سکڑ جاتا ہے۔

حدیث: عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اخرج اذی من المسجد بنی اللّٰہ لہ بیتاً فی الجنة۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مسجد سے ایذارساں چیز نکالی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

حدیث: عن عائشة رضی اللّٰہ عنہا قالت امرنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان نتخذ المساجد فی الدور وان تطہر و تطیب۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم گھروں میں مساجد بنائیں اور انہیں طیب اور طاہر رکھیں۔

مساجد کی تزئین قیامت کی علامات سے ہے

حدیث: عن انس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی یتباھی الناس فی المساجد۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ لوگ مساجد کی تزئین میں فخر کریں گے۔

حدیث: قال انس یتباھون بہا ثم لا یعمر ونہا الا قلیلا۔

ترجمہ: حضرت انسؓ نے فرمایا لوگ مساجد کی تزئین کے ساتھ فخر کریں گے پھر

اُنہیں آباد نہیں کریں گے مگر تھوڑا۔

حدیث: وقال ابن عباس لتزخرفنّها کما زخرفت الیھود و النصاری۔

ترجمہ: اور حضرت ابن عباسؓ فرمایا تم مساجد کی تزئین کرو گے جس طرح یہود و نصاری تزئین کرتے ہیں۔

حدیث: عن ابی درداء قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذازخرفتم مساجدکم وحلیتم مصاحفکم فالدبار علیکم۔

ترجمہ: حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اپنی مساجد کو مزین کرو گے اور مصاحف کو زیورات پہناؤ گے پس ہلاکت ہوگی تمہارے اوپر (یعنی قیامت برپا ہوجائے گی)۔

تنبیہ: ذکرکردہ روایات میں مساجد کی تزئین قرب قیامت کی علامات سے بتائی گئی ہے تزئین سے منع نہیں کیا گیا لہذا مساجد کی تزئین باعث ثواب اور خیر کا عمل ہے۔ جس طرح امام مہدی کا پیدا ہونا اور عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قرب قیامت کی علامات سے ہے لیکن ان پاک نفوس کا وجود باعث خیر و برکت ہوگا اسی طرح مساجد اور مدارس کی تزئین خیر اور اجر وثواب کا عمل ہے۔

مساجد کی تعظیم اور تزئین کی روایات

حدیث: روی عن عثمان انہ بنی مسجد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالساج و حسنہ۔

ترجمہ: حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی مسجد کو ساگوان کی لکڑی (برماٹیک) سے بنوایا اور خوبصورت بنوایا۔

حدیث: روی عن عمر ابن عبد العزیز انہ نقش مسجد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وبالغ فی عمارتہ و تزیینہ۔

ترجمہ: عمر بن عبدالعزیزؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی مسجد کو منقش فرمایا (نقش ونگار سے زینت دی) اور مسجد کی عمارت اور تزئین میں

مبالغہ فرمایا۔

حدیث: وان الولید بن عبد الملک انفق فی عمارة مسجد دمشق و فی تزیینه مثل خراج الشام ثلث مرات۔

ترجمہ: بیشک ولید بن عبد الملکؒ نے دمشق کی مسجد کی عمارت میں اور اس کی تزئین میں پورے شام کے خراج (ٹیکس، Tax) سے تین مرتبہ آمدنی کے برابر خرچ کیا۔

حدیث: ان سلیمان بن داود بنی مسجد بیت المقدس وبالغ فی تزیینه۔

ترجمہ: بیشک حضرت سلمان ابن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بیت المقدس کو بنوایا اور اس کی تزئین میں مبالغہ کیا۔

روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا تھا جب بُخت نصر نے بیت المقدس پر حملہ کی اور یہودیوں کا بے دریغ قتل کیا بیت المقدس کو گرا کر سونے اور چاندی کی اینٹیں اپنے ساتھ لے گیا۔

حضرت امام خراسانی سے روایت ہے کہ بیت المقدس کی عمارت میں ایک ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک ایک اینٹ چاندی کی تھی جب بختِ نصرلعین نے بیت المقدس کو تراب کیا تو اسی ریڑھیاں سونے کی اور چاندی کی روم لے گیا۔ (سبل الہدیٰ والارشاد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کو بنایا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تینوں عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے ایسے فیصلے کرنے کا سوال کیا جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو اور ایسے ملک کا سوال کیا کہ ان کے بعد کسی کیلئے مناسب نہ ہو اور سوال کیا جو آدمی بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی نیت سے آئے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجائے جس طرح بچہ ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاک پیدا ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے دو سوال تو عطا کردیئے گئے امید ہے تیسرا سوال بھی عطا ہوگا۔ (سبل الہدیٰ والارشاد)

حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کے متعلق کچھ بیان فرمائیں آپ نے فرمایا بیت المقدس حشر ونشر کی زمین ہے اس میں جاکر نماز

پڑھو، کیونکہ بیت المقدس میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نماز کے برابر ہے۔ام المؤمنین حضرت میمونہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے بیت المقدس پہنچنے کی طاقت نہ ہو؟۔آپ فرمائیں میں کیا کروں۔آپ ﷺ نے فرمایا آپؓ بیت المقدس زیتون کا تیل بھیجیں تاکہ بیت المقدس میں روشنی کیلئے جلایا جائے جو شخص اس طرح کرے گا وہ بیت المقدس میں آنے والے شخص کی طرح ہوگا۔یعنی اسے ایک نماز کے بجائے ایک ہزار نماز کا ثواب ہوگا۔(سبل الہدی والارشاد)

مسجد کو بدبودار اشیاء سے بچایا جائے

حدیث: عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی غزوۃ تبوک من اکل من ھذہ الشجرۃ(الثوم)فلا یأتین المساجد۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں فرمایا جو شخص اس درخت (لہسن) سے کھالے وہ ہرگز مساجد میں نہ آئے۔

حدیث: وفی روایتہ من أکل من البصل والثوم و الکراث فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتأذی مما یتأذی منہ بنو آدم۔

ترجمہ: اور ایک اور روایت میں انہی سے ہے کہ جس شخص نے پیاز اور لہسن اور مولی کھالی پس وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اُن چیزوں سے ایذاء پہنچتی ہے جن چیزوں سے بنی آدم کو ایذاء پہنچتی ہے۔

حدیث: ان الرجل لیکذب الکذبۃ فیتباعد الملک من نتن ریحہ۔

ترجمہ: بے شک آدمی جھوٹ بولتا ہے، پس فرشتہ اس آدمی کی ہوا کی بدبو سے دور ہوجاتا ہے۔

مساجد قیامت کے سفر کو بجلی چمکنے کی مقدار میں طے کرلیں گی

حدیث: عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی اللہ یوم القیامۃ بمساجد الدنیا کأنھا نجائب بیض قوائمھا من العنبر وأعناقھا من الزعفران ورؤسھا من المسک وأزمتھا من

☆توہین آمیز خاکوں کی اشاعت قابل مذمت ہے☆

الـــزبـــرجـــد الأخـضـــر وقـــوّامهـــا الـــمـــؤذنـــون فيهـــا يقودونهاو أئمتهايسوقونهاو عمارهامتعلقون بها فتجوز عرصات القيامة كالبرق الخاطف فيقول أهل الموقف هؤلاء ملائكة مقرّبون و أنبياء مرسلون فينادى ما هؤلاء بملائكة و لاأنبياء ولكنهم أهل المساجد و المحافظون على الصلوات من أمة محمد صلى الله عليه وسلم۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دنیا کی مساجد کو اللہ تعالیٰ لائے گا گویا وہ مساجد سفید اچھی اونٹنیاں ہونگیں، ان کے قدم عنبر سے ہونگے اور ان کی گردنیں زعفران سے ہونگی اور ان کے سر کستوری سے ہونگے اور ان کی مہاریں اور رسیاں سبز زبرجد کی ہونگی اور ان مساجد کے مؤذن ان کی رسیوں کو تھامے مساجد کو کھینچ رہے ہونگے اور مساجد کے آئمہ مساجد کو ہانک رہے ہونگے اور مسجدوں کو آباد کرنیوالے مسجدوں کے ساتھ متعلق ہونگے اور ان پر سوار ہونگے قیامت کے میدانوں کو برق خاطف کی طرح عبور کریں گے۔ میدان محشر کے لوگ کہیں گے، یہ ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین ہیں؟۔ پس آواز دی جائے گی، یہ لوگ فرشتے اور انبیاء نہیں ہیں لیکن یہ لوگ اہل مساجد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نمازوں کی حفاظت کرنے والے لوگ ہیں۔

مساجد میں بیع وشراء اور دیگر دنیاوی مشاغل سے اجتناب ضروری ہے

حدیث: عن انس قال بينما نحن في المسجد مع رسول الله عليه وسلم اذجاء أعرابى فقام يبول في المسجد ،فقال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مه مه،فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا تزرموه دعوه. فتركوه حتى بال ،ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعاه فقال له ان هذه المساجد لا تصلح لشئ من

☆ گ: خر رسول کسی رعایت کا مستحق نہیں ☆

هذاالبول ولا القذر انما هي لذكرالله والصلاة وقرائةالقرآن۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھے اچانک ایک اعرابی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنا شروع کردیا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے کہارک جارک جا پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت روکو اُسے پیشاب کرنے دو چھوڑ و اسے۔ پس اس کو صحابہ کرام نے نہ روکا حتی کہ اس نے پیشاب کرلیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اعرابی کو بلایا اور اسے فرمایا یہ مساجد پیشاب اور گندگی سے کسی چیز کیلئے صلاحیت نہیں رکھتیں۔ بیشک یہ مساجد اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز اور قرآن کی قرأت کیلئے ہوتی ہیں۔

حدیث: جنبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم وسل سيوفكم واقامة حدودكم ورفع اصواتكم وخصوماتكم وأجمروها في الجمع واجعلوا على ابوابهاالمطاهر۔

ترجمہ: اپنی مساجد کو اپنے بچوں سے اور اپنے پاگلوں سے اور اپنی تلواروں کو ننگا کرنے سے اور اپنی حدود قائم کرنے اور اپنی آوازوں کو بلند کرنے سے، اور اپنے جھگڑوں سے دور رکھو اور ان مساجد میں اجتماع کے وقت خوشبو لگاؤ اور ان کے دروازوں پر پانی کے لوٹے رکھو۔

مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت دعائیں پڑھنے کے متعلق احادیث

حدیث: عن ابی أسيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذادخل أحدكم المسجد فليقل اللّٰهم افتح لى ابواب رحمتک ۔واذا خرج فليقل اللهم انى اسئلک من فضلک ورحمتک

ترجمہ: حضرت ابی اُسید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہوتو کہے ''اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے'' اور مسجد سے نکلے تو کہے ''اے اللہ میں تجھ سے تیرے

فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں"۔

ابوداؤد شریف میں ہے:۔

حدیث: اذادخل احدکم المسجد فلیسلم ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقل اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک۔

ترجمہ: جس وقت تم میں سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہو، پس نبی ﷺ پر سلام اورصلوۃ پڑھے، پھر کہے اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

حدیث: وروی ابن ماجہ عن فاطمۃ بنت رسول اللّٰہ قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد قال باسم اللّٰہ والسلام علی رسول اللّٰہ اللّٰھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج قال بسم اللّٰہ والصلاۃ علی رسول اللّٰہ اللّٰھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک و فضلک۔

ترجمہ: اور ابن ماجہ نے سیدۃ فاطمہ بنت رسول ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تھے تو آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کے نام سے اور سلام رسول اللہ پر اے اللہ میری امت کے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر تشریف لاتے تو آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ اور صلوٰۃ ہو اللہ تعالیٰ کے رسول پر اے اللہ میری امت کے گناہوں کی مغفرت فرما اور فضل کے دروازے کھول دے۔

حدیث: عن عمرو ابن العاص عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ کان اذا دخل المسجد قال اعوذ باللّٰہ العظیم وبوجھہ الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطن الرجیم ...... قال فاذا قال ذلک قال الشیطان حفظ منی سائر الیوم۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاصؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ بیشک وہ جب

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو فرماتے تھے میں امان چاہتا ہوں عظمت والے اللہ کے ساتھ اور اس کریم ذات کے ساتھ اور اس قدیم سلطنت والے کے ساتھ دھتکارے ہوئے شیطان سے۔آپ ﷺ نے فرمایا جب آدمی یہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ آدمی بقیہ دن کیلئے مجھ سے محفوظ ہوگیا۔

مشورہ: مسجد میں جب انسان داخل ہو یا خارج ہو اس کیلئے مناسب ہے کہ مذکورہ سب حدیثوں پر عمل کرے۔

مثلاً مسجد میں داخل ہوتے وقت کہے:

اعوذ باللّٰہ العظیم وبوجهه الکریم وسلطانه القدیم من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ والصلٰوۃ والسلام علی رسول اللّٰہ اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک۔

اور خارج ہوتے وقت کہے:

بسم اللّٰہ والصلٰوۃ ولسلام علی رسول اللّٰہ اللّٰھم انی اسئلک من فضلک ورحمتک۔

مسجد میں داخل ہونے کے بعد پہلا کام

حدیث: عن ابی قتادۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال اذا دخل أحدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس وعنه قال دخلت المسجد و رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم جالس بین ظهرانی الناس قال فجلست فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ما منعک ان ترکع رکعتین قبل ان تجلس فقلت یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم رأیتک جالسا و الناس جلوس قال فاذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یرکع رکعتین۔

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب

☆امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

تمہارا کوئی ایک مسجد میں داخل ہو پس وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ لے ۔اور اسی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ میں بھی بیٹھ گیا، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لینے سے کس چیز نے منع کیا؟۔تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے میں بیٹھ گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا جب تمہارا کوئی ایک مسجد میں داخل ہو دو رکعت ادا کرنے سے پہلے نہ بیٹھے۔

حدیث: عن أبی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل أحدكم المسجد فلا يجلس حتى يركع ركعتين واذا دخل أحدكم بيته فلا يجلس حتى يركع ركعتين فان الله جاعل من ركعتيه في بيته خيرا۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی ایک تمہارا مسجد میں داخل ہو پس نہ بیٹھے، یہاں تک کہ دو رکعت ادا نہ کرے اور جب تمہارا کوئی ایک اپنے گھر میں داخل ہو پس نہ بیٹھے حتی کہ دو رکعت ادا کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دو رکعت کی وجہ سے اُس گھر میں خیر پیدا فرمائے گا۔

نوٹ : مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے،لیکن داخل ہوتے ہی اگر آدمی سنت ادا کرلے یا جماعت میں شریک ہوجائے تو اس کو تحیۃ المسجد کے نفل کا ثواب مل جائے گا اگر آدمی مکروہ اوقات میں داخل ہو مثلاً صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد مغرب تک تو نفل نہ پڑھے۔

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابوعبید) ☆☆☆

مسجد میں روشنی کرنے کا ثواب

حدیث: روی سعید بن زبان حدثني أبي عن أبيه عن جده عن أبی هند رضی الله عنه قال حمل تميم ......يعنی الداری......من الشأم الی المدينة قناديل وزيتا و مقطا،فلما أنتهى الى المدينة وافق ذلک ليلةالجمعة فأمر غلاما يقال له أبو البزاد فقام فنشط المقط وعلق القناديل وصب فيها الماء والزيت وجعل فيها الفتيل فلما غربت الشمس أمر أبا البزاد فأسرجها، وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المسجد فاذا هو بها تزهر ،فقال من فعل هذا؟ قالوا تميم الداری يا رسول الله فقال نورت الاسلام نور الله عليک فی الدنيا والآخرة أما انه لو كانت لی أبنة لزوجتكهاقال نوفل بن الحارث لی ابنة يا رسول الله تسمى المغيرة بنت نوفل فافعل بها ما أردت فأنكحه اياها۔(قرطبی سورۃ نور جلد۱۲صفحہ۲۷۴)

ترجمہ: سعید بن زبان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے اپنے باپ سے،اُنکو اپنے باپ نے ،انہوں نے میرے دادا سے انہوں نے ابی ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تمیم داری نے شام سے مدینہ منورہ کیلئے قندیل اورزیتون کا تیل اور قندیل لٹکانے کی رسیاں اٹھائیں ،جب وہ مدینہ پہنچے تو اتفاق سے وہ جمعہ کی رات تھی ،پس تمیم داری نے اپنے غلام کوجس کا نام ابو البـزاد تھا کوحکم دیا وہ اٹھا اُس نے رسیاں کھولیں اور قنادیل کو لٹکا دیا اور قندیلوں میں پانی اور تیل ڈالا اور اُنمیں جلنے کیلئے دھاگے ڈالے۔پس جب سورج غروب ہوا ابو البزاد کو حکم دیا،اُس نے قندیلیں روشن کردیں رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو مسجد ان قندیلوں سے روشن تھی۔پس آپ ﷺ نے فرمایا یہ کس نے کیا؟۔صحابہ کرام نے عرض کیا ،یا

رسول اللہ ﷺ تمیم داری نے، پس آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اسلام کو منور کیا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں تیرے اوپر نور برسائے اگر میری بیٹی ہوتی تو اُس کا تیرے ساتھ نکاح کردیتا۔نوفل ابن حارثؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی موجود ہے جس کا نام مغیرۃ بنت نوفل ہے آپ ﷺ میری بیٹی کیلئے جوارادہ فرمائیں وہ کرلیں۔تو رسول اللہ ﷺ نے اُنکی بیٹی کا تمیم داری کے ساتھ نکاح کردیا۔

حدیث: أبو هند مولى بني بياضة حجام النبي صلى الله عليه وسلم.روى ابن ماجه عن أبي سعيد الخدري قال أوّل من أسرج في المساجد تميم الداري۔

ترجمہ: راوی ابو ہند بنی بیاضہ کا غلام رسول اللہ ﷺ کا حجام ہے۔اور ابن ماجہ سے ابو سعید خدری نے روایت کیا انہوں نے کہا اول اور پہلا شخص ان لوگوں کا جنہوں نے مسجد میں چراغ جلائے وہ تمیم داری ہیں۔

حدیث: روى عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أسرج في مسجد سراجا لم تزل الملائكة و حملة العرش يصلون عليه و يستغفرون له مادام ذلک الضوء فيه وان كنس المسجد نقد الحور العين۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بیشک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مسجد میں چراغ جلایا ہمیشہ ملائکہ اور حاملینِ عرش اُس آدمی کیلئے رحمت کی دعا اور استغفار کرتے رہیں گے جب تک وہ روشنی اس مسجد میں ہوگی اور بیشک مسجد کے(صاف کردہ) تنکے سفید بڑی سرمئی آنکھوں والی حوروں کا مہر ہوگا۔

قال العلماء و يستحب أن ينور البيت الذى يقرأ فيه القرآن بتعليق القناديل ونصب الشموع فيه،ويزاد في شهر رمضان في أنوار المساجد۔

کسی سرزمین پرایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

علماء نے فرمایا جس گھر میں قرآن پڑھا جائے اس گھر کو قندیلوں کے لٹکانے کے ساتھ اور اس میں شمعیں نصب کرنے کیساتھ روشن کرنا مستحب ہے اور رمضان المبارک کے مہینہ میں مسجد کی روشنیوں کو بڑھادیا جائے۔

یسبح لہ فیھا بالغدو والآصال......رجال

ھم المراقبون أمر اللّٰہ الطالبون رضاءہ،الذین لا یشغلھم عن صلوۃ و ذکر اللّٰہ شیء من أمور الدنیا۔

ترجمہ: قرآن مجید کی مذکورہ آیت میں کہ وہ رجال تسبیح کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے گھروں میں صبح وشام سے مراد ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جن کونماز اور اللہ کے ذکر سے دنیا کے امور میں سے کوئی چیز نہیں روکتی۔

قال کثیر من الصحابۃ نزلت ھذہ الآیۃ فی أھل الاسواق الذین اذا سمعوا النداء بالصلاۃ ترکوا کل شغل وبادروا۔

ترجمہ: صحابہ کرام سے کثیر صحابہ کرام نے فرمایا یہ آیت ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جو دکاندار ہیں بازاروں میں کاروبار کررہے ہوتے ہیں جب نماز کے لئے اذان سنتے ہیں سارے کام چھوڑ دیتے ہیں اور جماعت میں شرکت کے لئے جلدی کرتے ہیں۔

وھم مقبلون الی الصلاۃ فقال سالم ھؤلاء الذین اراد اللّٰہ بقولہ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللّٰہ۔

ترجمہ: اور وہ نماز کی طرف متوجہ ہوتے ہیں پس سالم نے کہا یہی وہ لوگ ہیں جن کا اللہ نے اپنے قول سے ارادہ فرمایا کہ انہیں تجارت اور بیع اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہیں روکتی۔

مسجد کی طرف جانے کی فضیلت

حدیث: عن أبی أمامة أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال من خرج من بیته متطهرا الی صلاة المکتوبة فأجره کأجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحا لا ینصبه الا ایاه فأجره کأجر المعتمر وصلاة علی اثر صلاة لا لغو بینهما کتاب فی علیین. خرج عن بریدة عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال بشّر المشّائین فی الظلم الی المساجد بالنور التامّ یوم القیامة۔

ترجمہ: ابو امامہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے کیلئے نکلا پس اس کا اجر احرام کے ساتھ حج کرنے والے کی طرح ہے اور جو شخص اشراق یا چاشت کی نماز کیلئے نکلا پس نہیں نکالا اس کو مگر اسی نماز نے تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور نماز کے بعد نماز جن کے درمیان لغوبات نہ ہو وہ علیین میں لکھی جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے آپ نے فرمایا مساجد کی طرف تاریکی میں چلنے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خبر دو۔

حدیث: عن أبی هریرة عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال من غدا الی المسجد أو راح أعد اللّٰہ له نزلا فی الجنة کلما غدا أو راح وفی غیر صحیح من الزیادة کما أن أحدکم لو زار من یحب زیارته لأجتهد فی کرامته۔

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص مسجد کی طرف صبح یا شام کے وقت گیا اُس کیلئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں کھانے تیار کر رکھے ہیں جب بھی وہ صبح یا شام مسجد

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود و ترمذی)

جائے گا۔اور صحیحین کے علاوہ دوسری کتب حدیث میں کچھ زائد لفظ ہیں ،ان کتابوں میں ہے جس طرح ایک تمہارا اگر اُس شخص کی زیارت کرے جس کی زیارت کو پسند کرتا ہے وہ اس کی عزت واحترام میں مبالغہ کرے گا۔

حدیث: فی صحیح المسلم عن أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم من تطأهر فی بيته ثم مشی الی بيت من بيوت اللّٰه ليقضی فريضة من فرائض اللّٰه كانت خطوتاه احدهما تحط خطيئه والأخری ترفع درجته۔

ترجمہ: صحیح مسلم میں ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی پھر اللہ تعالیٰ کے گھروں سے ایک گھر کی طرف چلا تا کہ اللہ تعالیٰ کے فرائض سے کوئی فریضہ ادا کرے، اس کے دونوں قدموں سے ایک قدم اس کے گناہ گرائے گا اور دوسرا قدم اس کے درجے بلند کرے گا۔

حدیث: عن أبی هريرة قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم صلاة الرجل فی جماعة تزيد علی صلاته فی بيته و صلاته فی سوقه بضعا و عشرين درجة وذلک أن أحدهم اذا توضّأ فأحسن الوضوء ثم أتی المسجد لا ينحضره الا الصلاة لا يريد الا الصلاة فلم يخط خطوة الا رفع له بها درجة وحط عنه بها خطيئة حتی يدخل المسجد فاذا دخل مسجدا كان فی الصلاة ما كانت الصلاة هی تحبسه والملائكة يصلّون علی أحدكم مادام فی مجلسه الذی صلی فيه يقولون اللّٰهم اغفرله الهم تب عليه مالم يؤذ فيه مالم يحدث فيه۔فی رواية مايحدث؟.قال يفسو أو يضرط۔

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کی نماز جماعت میں اُس کے گھر میں نماز پڑھنے سے اور اُس کے بازار میں نماز

پڑھنے سے ستائیس 27 درجہ زائد ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ بیشک ایک تمہارا جس وقت وضو کرتا ہے پس اچھا وضو کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے مسجد میں اس کو نماز ہی لاتی ہے نہیں ارادہ کرتا مگر نماز کا، پس نہیں قدم اُٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ قدم کے ساتھ اس کیلئے درجہ بلند کرتا ہے اور قدم کے ساتھ اس کے گناہ گرادیتا ہے حتی کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے، پس جس وقت مسجد میں داخل ہوتا ہے وہ نماز میں ہی ہوتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھتی ہے اور فرشتے تمہارے ایک پر صلوۃ بھیجتے ہیں جب تک وہ اس مجلس میں ہوتا ہے جس میں اس نے نماز پڑھی۔ وہ فرشتے کہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما اس کی توبہ قبول فرما جب تک وہ کسی کو ایذاء نہیں پہنچاتا جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا اور ایک روایت مین ہے بے وضو ہونا آہستہ ہوا خارج کرنا ہے یا آواز کے ساتھ۔

حدیث: قال حكيم ابن زريق قيل لسعيد بن المسيب أحضور الجنازة أحب اليك أم الجلوس في المسجد؟فقال من صلى على جنازة فله قيراط،ومن شهد دفنها فله قيراطان ،والجلوس في المسجد أحب الى لأن الملائكة تقول اللّٰهم اغفر له اللّٰهم ارحمه اللّٰهم تب عليه۔

ترجمہ: حکیم بن زریق نے کہا حضرت سعید ابن مسیّب کو کہا گیا آپ کے نزدیک نماز جنازہ میں حاضر ہونا زیادہ پسندیدہ ہے یا مسجد میں بیٹھنا پس آپ نے فرمایا وہ شخص جس نے جنازہ کی نماز پڑھی پس اس کیلئے ایک قیراط ہے اور جو شخص جنازہ کے دفن میں حاضر رہا اس کیلئے دو قیراط ہیں حالانکہ مسجد میں بیٹھے رہنا میرے لئے زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ ملائکہ کہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔

علم دفن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابوزرعہ)

حدیث: روی عن الحکم بن عمیر صاحب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کونوا فی الدنیا أضیافا واتخذوا المساجد بیوتا وعودوا قلوبکم الرقة وأکثروا التفکر والبکاء ولا تختلف بکم الأھواء تبنون مالم تسکنون وتجمعون ما لا تأکلون وتؤملون ما لا تدرکون۔

ترجمہ: حضرت حکم بن عمیرؓ رسول اللہ ﷺ کے صاحب سے روایت کی گئی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا میں تم مہمان بنے رہو اور مسجدوں کو گھر بناؤ اور دلوں کو رقت کا خوگر بناؤ، اور فکر اور رونے کی کثرت کرو اور تمہاری خواہشات تمہارے ساتھ نہ گھومیں تم ایسے گھر بناتے ہو جن میں رہ نہیں سکو گے اور تم ایسا مال جمع کرتے ہو جس کو کھا نہیں سکو گے اور ایسی چیزوں کی امید رکھتے ہو جس کو تم پا نہیں سکو گے۔

حدیث: قال ابو درداء لابنه لیکن المسجد بیتک فانی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ان المساجد بیوت المتقین ومن کانت المساجد بیته ضمن اللّٰہ تعالیٰ له الروح والراحة والجواز علی الصراط۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء نے اپنے بیٹے سے فرمایا ضرور چاہئے کہ مسجد تیرا گھر ہو، بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا بیشک مساجد متقی لوگوں کیلئے گھر ہیں اور وہ شخص جس کا گھر مساجد ہوں اللہ تعالیٰ اس کیلئے خوشی اور راحت اور پل صراط پر گزرنے کا ضامن ہے۔

وقال مالک بن دینار بلغنی أن اللّٰہ تبارک وتعالیٰ یقول انّی أھم بعذاب عبادی فأنظر الی عمار المساجد وجلساء القرآن وولدان الاسلام فیسکن غضبی۔

ترجمہ: اور حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک میں اپنے بندوں کے عذاب کا ارادہ کرتا ہوں پس مساجد کے آباد

کرنے والے اور قرآن کی تلاوت کیلئے بیٹھنے والے اور اسلام کی تربیت پانے والے بچوں کو دیکھتا ہوں پس میرا غضب رک جاتا ہے۔

حدیث: **وروی عنه علیه السلام أنّه قال سیکون فی آخر الزمان رجال یأتون المساجد فیقعدون فیها حلقا حلقا ذکرهم الدنیا وحبها فلا تجالسوهم فلیس اللّٰه بهم حاجة.وقال ابن المسیّب من جلس فی مسجد فانما یجالس ربه فما حقه ان یقول الاخیرا۔**

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا عنقریب آخر زمانے میں کچھ آدمی مساجد میں آئیں گے مساجد میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے ان کا ذکر دنیا اور اس کی محبت ہوگی، پس ان کے ساتھ نہ بیٹھو، اللہ تعالیٰ کو ان کی ضرورت نہیں۔ اور حضرت سعید ابن مسیبؒ نے فرمایا جو شخص مسجد میں بیٹھتا ہے پس بیشک وہ اپنے رب کے ساتھ بیٹھتا ہے پس اسے حق نہیں کہ خیر کے علاوہ کوئی بات کرے۔

وفی الخبر أن مسجدا ارتفع بأهله الی السماء یشکوهم الی اللّٰه لما یتحدثون فیه من أحادیث الدنیا۔

ترجمہ: اور خبر میں ہے بیشک مسجد اپنے اہل کے ساتھ آسمان پہ جا کے اللہ تعالیٰ سے ان لوگوں کی دنیاوی باتوں کی شکایت کرتی ہے جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔

حدیث: **روی الدارقطنی عن عامر الشّعبیّ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من اقتراب الساعة أن یری الهلال قبلا فیقال لیلتین وأن تتّخذ المساجد طرقا وأن یظهر موت الفجأة۔**

ترجمہ: دارقطنی سے روایت ہے وہ عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا قیامت کے قریب ہونے کی علامت یہ ہے کہ چاند کی رؤیت کا اعلان رؤیت سے پہلے کردیا جائے گا کہا جائے گا کہ آج دو رات کا چاند ہے اور مساجد میں راستے نکالے جائیں گے، اور موت کا

اچانک واقع ہونا غالب ہو جائے گا۔

حدیث: وفی بخاری عن أبی موسی عن النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من مرّفی شیء من مساجدنا أو أسواقنا بنبل فلیأخذ علی نصالھا لا یعقر بکفہ مسلمًا۔

ترجمہ: اور بخاری میں حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جو شخص ہماری مساجد سے یا ہمارے بازاروں سے نیزوں کیساتھ گزرے پس وہ نیزے کے پھل کو پکڑ رکھے تا کہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کردے۔

حدیث: و فی مسلم عن أنس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ و کفارتھا دفنھا۔

ترجمہ: اور مسلم شریف میں حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد میں بلغم گرانا گناہ ہے،اور اس کا کفارہ اس کا دفن کرنا اور صاف کرنا ہے۔

حدیث: وعن أبی ذر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال عرضت علیّ أعمال أمتی حسنھا وسیئھا فوجدت فی محاسن أعمالھا الاذی یماط عن الطریق و وجدت فی مساوی أعمالھا النّخاعۃ تکون فی المسجد لا تدفن۔

ترجمہ: حضرت ابی ذرؓ سے روایت کی گئی ہے،انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا آپ نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کئے گئے میں نے اپنی امت کے اچھے اعمال میں راستوں سے ایذاءرساں اشیاء کا دور کرنا پایا اور اپنی امت کے برے اعمال میں مسجد میں بلغم گرانا جس کو دفن نہ کیا گیا ہو پایا۔

مندرجہ بالا روایات مساجد اور مدارس کے فضائل کے سلسلہ میں ہم نے تفسیر قرطبی سے نقل کیں ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

مسجد کے آداب اور حقوق

☆ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے موبائل فون سائلنٹ (بے آواز) کردیا جائے یا بند کردیا جائے۔تا کہ نماز پڑھنے والوں کو نماز میں خلل واقع نہ ہو۔

☆ داخل ہوتے وقت بسم اللّٰہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللّٰہ اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک۔ پڑھا جائے۔

☆ خارج ہوتے وقت بسم اللّٰہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللّٰہ اللّٰھم انّی اسئلک من فضلک ورحمتک۔

☆ اگر مسجد میں لوگ ہوں تو انہیں سلام کرنا اگر لوگ نہ ہوں تو السّلام علیک ایّھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ السّلام علینا وعلٰی عباداللّٰہ الصّالحین پڑھنا مستحب ہے۔

☆ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے۔اگر سنت پڑھ لیں یا مسجد میں داخل ہوتے ہی جماعت میں شرکت ہوجائے تو تحیۃ المسجد کا ثواب مل جاتا ہے اور اگر مکروہ وقت ہوتو سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر پڑھنے سے تحیۃ المسجد کے نوافل کا ثواب مل جاتا ہے گا۔

☆ تیر اور تلوار اور نیزہ اور اسلحہ ننگا نہ لے جانا مسجد کے آداب سے ہے۔

☆ فقہاء کرام نے فرمایا گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا مناسب نہیں ہے، مگر موجودہ دور میں آبادی کی کثرت ہے، اور محلّہ یا گاؤں میں صرف مساجد میں اسپیکر (Speaker) کا انتظام ہوتا ہے اس لئے اگر گم شدہ اشیاء کا اعلان دوسری جگہوں پر نہ ہوسکے تو مساجد میں اعلان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔کیونکہ اسلام میں انسانی مال کی اہمیت مسجد میں اعلان کرنے سے زیادہ ہے، اور مسلمانوں کی ابتلاء باعث تخفیف ہوتی ہے۔

☆ مساجد میں کسی مسلمان کی وفات کی اطلاع دینے اور نمازِ جنازہ کیلئے اعلان کرنا جائز ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر آواز بلند نہ کرنا مسجد کے آداب سے ہے۔

☆ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا خصوصا ایسی باتیں کرنا جن میں گناہ لازم آتا ہو سخت منع ہے۔

☆ لوگوں کی گردنیں پھلانگنا سخت منع ہے۔

☆ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ والدہ والناس اجمعین ☆

☆ مسجد میں بیٹھنے کیلئے جگہ کا جھگڑا کرنا سخت منع ہے۔ جو پہلے آئے پہلے پائے، مسجد میں محمود و ایاز سب برابر ہیں۔

☆ صف میں کسی پر تنگی کرنا منع ہے۔ لوگ پہلی صفوں میں دو آدمیوں کے درمیان گھس جاتے ہیں جس سے دونوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ لہذا اگر کھلے ہو کر تیسرے آدمی کھڑے ہونے کی پہلی صف میں جگہ نہ ہو تو اس میں گھسنا منع ہے۔

☆ نمازی کے آگے گزرنا منع ہے۔ لیکن اگر سترہ یا کوئی آدمی نماز پڑھنے والے کے آگے موجود ہو یا بڑی مساجد میں تین صفوں کی مقدار کے بعد گذرنا ہو تو یہ جائز ہے آج کل اکثر بڑے شہروں کی مساجد بڑی ہوتی ہیں اور یہ حکم بڑی مساجد کا ہے۔ موجودہ دور میں نماز پڑھنے والوں کی کثرۃ اور مختلف حاجتوں کے لئے لوگوں کا مسجد سے جلدی جانا ایک ایسا امر ہے جس کی وجہ سے مسبوقین کے آگے گزرنے کا تین صفوں کی چوڑائی کی مقدار کے بعد ہر بڑی مسجد میں جائز ہونا چاہئے۔

☆ مسجد میں تھوکنا اور بلغم نکالنا منع ہے۔

☆ انگلیوں کے چٹخارے نکالنا منع ہے۔

☆ جسم کے کسی حصہ سے کھیلنا منع ہے۔

☆ نجاست اور بچوں اور پاگلوں سے مسجد کو پاک رکھنا ضروری ہے۔

مساجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

حدیث: **عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ ﷺ اعظم الناس اجرا فی الصلوۃ ابعدھم فابعدھم ممشی والذی ینتظر الصلوۃ حتی یصلیھا مع الامام اعظم اجرا من الذی یصلی ثم ینام ۔ (مشکوۃ شریف)**

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز میں عظیم تر اجر پانے والا لوگوں میں سے وہ شخص ہے جو ان میں سے مسجد سے زیادہ دور ہو پھر وہ جو زیادہ دور ہو اور وہ شخص جو نماز کی

☆ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت قابل مذمت ہے ☆

انتظار میں ہے حتی کہ اس نے نماز امام کے ساتھ پڑھی اس کا اجر عظیم تر ہے اس آدمی سے جس نے نماز پڑھ لی اور سو گیا۔

عن عائشةؓ قالت قال رسول ﷺ من بنی لله مسجدا ولو کمفحص قطاة بنی الله له بیتا فی الجنة قلت یا رسول الله وهذه المساجد التی بطریق مکة قال و تلک۔(مرقاۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت کی گئی ہے آپ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کیلئے مسجد بنائی اگر چہ تیتر یا بٹیر کے گھونسلے کے برابر اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہی مساجد جو مکہ مکرمہ کے راستے میں ہیں؟۔ آپ نے فرمایا !ہاں۔

حدیث: عن عثمانؓ قال قال رسول الله ﷺ من بنی لله مسجدا بنی الله له بیتا فی الجنة ۔(مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کیلئے مسجد بنائی اس کیلئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔

حدیث: عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ احب البلاد الی الله مساجدها و ابغض البلاد الی الله اسواقها.(مشکوة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرةؓ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب شہروں سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبوب ترین جگہیں شہروں کی مساجد ہیں اور شہروں کی مبغوض ترین جگہیں اللہ تعالیٰ کیلئے بازار ہیں۔

حدیث: عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب نشأ فی عبادة الله ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتی یعود الیه ورجلان تحابا فی الله اجتمعا علیه وتفرقا علیه ورجل ذکر الله خالیا ففاضت عیناه ورجل دعته امرء ة ذات حسب وجمال فقال انی اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم شماله ما

تنفق يمينه. (مشكوة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا جس دن سوائے اس کی رحمت کے سایہ کے کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔ عدل کرنے والا بادشاہ اور نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں جوانی گزار دی اور وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ اُس وقت معلق رہتا ہے جب وہ مسجد سے خارج ہوتا ہے حتی کہ واپس آتا ہے اور وہ دو آدمی جو باہم اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرتے ہیں محبت پر جمع اور جدا ہوتے ہیں اور وہ مرد جو اللہ کے عذاب کو خلوت میں یاد کرتا ہے پس اس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ جاتے ہیں اور وہ مرد جس کو حسن اور منصب والی عورت گناہ کی دعوت دیتی ہے پس وہ کہتا ہے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور وہ مرد جو صدقہ کرتا ہے پس اس کو چھپاتا ہے حتیٰ کہ اس کا بایاں (ہاتھ) نہیں جانتا کہ اسکے دائیں (ہاتھ) نے کیا خرچ کیا۔

حديث: عن ابی هريرة ؓ قال قال رسول الله ﷺ اذا قام احدكم الى الصلوة فلا يبصق امامه فانما يناجی الله مادام فی مصلاه ولا عن يمينه فان عن يمينه ملكا وليبصق عن يساره او تحت قدمه فيدفنها۔ (مشكوة)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرۃؓ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارا ایک نماز کیلئے کھڑا ہو آگے نہ تھوکے۔ بیشک وہ اللہ کے ساتھ خفیہ گفتگو کر رہا ہوتا ہے جب تک نماز کی جگہ ہوتا ہے اور اپنے دائیں نہ تھوکے کیونکہ اس کے دائیں فرشتہ ہوتا ہے اور اپنے بائیں تھوکے یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے پھر اس کو دفن کردے۔

حديث: عن عثمان بن مظعون قال يا رسول الله ائذن لنا فی الاختصاء قال رسول ﷺ ليس منا من خصی ولا اختصی انما خصاء

امتی الصیام فقال ائذن لنا فی السیاحة فقال ان سیاحة امتی الجهاد فی سبیل اللّٰہ فقال ائذن لنا فی الترهب فقال ان ترهب امتی الجلوس فی المساجد انتظار الصلوة۔(مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عثمان بن مظعون سے روایت کی گئی ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمیں خصی ہونے کی اجازت فرمائیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم سے وہ شخص نہیں جو خصی کرتا ہے یا خصی ہوتا ہے بیشک میری امت کیلئے خصی ہونا روزے رکھنا ہی ہے۔حضرت عثمانؓ نے عرض کیا ہمیں آپ ﷺ سیاحت کی اجازت فرمائیں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک میری امتوں کی سیاحت اللہ تعالیٰ کے راستوں میں جہاد ہی ہے۔پھر حضرت عثمان نے ہمیں آپ ﷺ راہب بننے کی اجازت فرمائیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کی رہبانیت مساجد میں نماز کی انتظار میں بیٹھنا ہے۔

حدیث: عن ابی امامة قال قال رسول ﷺ ثلا ثة کلهم ضامن علی اللّٰہ رجل خرج غازیا فی سبیل اللّٰہ فهو ضامن علی اللّٰہ حتی یتوفاه فیدخله الجنة او یرود بما نال من اجرو غنیمة ورجل راح الی المسجد فهو ضامن علی اللّٰہ ورجل دخل بیته بسلام۔(مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمان اور حفاظت میں ہیں وہ مرد جو جہاد کیلئے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلا پس وہ اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں ہے یہاں تک کہ اس کو اللہ تعالیٰ وفات دے پھر اس کو جنت میں داخل کرے یا اس کو اجر اور مال غنیمت کے ساتھ لوٹائے اور وہ مرد جو مسجد کی طرف گیا پس وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے،اور وہ مرد جو گھر میں سلام کرکے داخل ہوا۔

حدیث: عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قیل یا رسول اللّٰہ ﷺ وماریاض الجنة قال المساجد قیل وما الرتع یا رسول اللّٰہ ﷺ قال سبحان اللّٰہ

☆امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی☆

والحمد لله ولا الاه الاالله والله اکبر ۔(مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو باغوں سے پھل کھایا کرو۔عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغ کون سے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا مساجد۔عرض کی گئی پھل کھانا کیا ہے یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا مساجد میں سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا پھل کھانا ہے۔

حدیث: عن ابی امامة قال ان حبرا من الیهود سأل النبی ﷺ ایّ البقاع خیر؟ فسکت عنه وقال اسکت حتی یجیٔ جبرئیلؑ فسأل فقال ماالمسؤول عنها باعلم من السائل ولکن اسئل ربی تبارک وتعالیٰ ثم قال جبرئیل یا محمد انی دنوت من الله دنوا ما دنوت منه قط قال وکیف کان یا جبرئیل قال کان بینیٰ وبینه سبعون الف حجاب من نور فقال شرالبقاع اسواقها و خیر البقاع مساجدها۔(مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوامامۃؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بیشک یہود سے ایک عالم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کونسی جگہیں بہتر ہیں پس وہ عالم خاموش رہا اور جبرائیلؑ حاضر ہوئے پس رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل سے سوال کیا جبرئیل نے عرض کیا میں آپ ﷺ سے زیادہ نہیں جانتا لیکن اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے پوچھوں گا پھر جبرئیل نے عرض کیا اے محمد ﷺ بیشک میں اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا قریب نہیں ہوا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ قرب کس طرح تھا جبرئیلؑ نے عرض کیا میرے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر ہزار 70,000 حجاب تھے، پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا سب جگہوں سے بری جگہ بازار ہیں اور سب جگہوں سے اچھی جگہیں مساجد ہیں۔

حدیث: عن انس قال رأی النبی ﷺ نخامة فی القبله فشق ذالک علیه

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے☆

حتی رُئِیَ فی وجهه فقام فحکها بیده فقال ان احدکم اذا قام فی الصلوٰة فانما یناجی ربه وان ربه بینه وبین القبله فلا یبزقن احدکم قبل قبلته ولکن عن یساری او تحت قدمه ثم اخذ طرف رداء ه فبصق فیه ثم رد بعضه علی بعض فقال او یفعل هکذا۔(مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قبلہ کی دیوار میں بلغم دیکھا تو آپ ﷺ پر یہ شاق گذرا حتی کہ آپ ﷺ کے چہرہ انور میں مشقت دیکھی گئی پس آپ ﷺ اٹھے پس اُس بلغم کو اپنے ہاتھ سے کھرچا پھر آپ ﷺ نے فرمایا بیشک تم میں سے کوئی ایک جب نماز میں کھڑا ہو بیشک وہ اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے اور بندے اور قبلہ کے درمیان اس کا رب ہوتا ہے پس تم میں سے کوئی ایک اپنے قبلہ کی طرف نہ تھوکے لیکن اپنے بائیں یا قدم کے نیچے پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک کے ایک کونے کو پکڑا اور اس مین اپنا لعاب مبارک ڈالا پھر کپڑے کے ایک حصے کو دوسرے حصے کیساتھ مسل دیا پھر فرمایا! یا اس طرح کرے۔

حدیث: عن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبی ﷺ فقال ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلة ورسول اللّٰه ﷺ ینظر فقال رسول اللّٰه ﷺ لقومه حین فرغ ولا یصلی لکم فاراد بعد ذالک ان یصلی لهم فمنعوه فاخبروه بقول رسول اللّٰه ﷺ فذکر ذالک لرسول اللّٰه ﷺ فقال نعم وحسبت انه قال انک قد آذیت اللّٰه ورسوله۔(مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت سائب ابن خلادؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام سے ایک آدمی ہیں انہوں نے کہا بیشک ایک آدمی نے ایک قوم کو امامت کرائی اور قبلہ میں تھوک دیا حالانکہ رسول اکرم ﷺ دیکھ رہے تھے پس رسول اکرم ﷺ نے اس کی قوم سے فرمایا جب وہ فارغ ہوگیا یہ شخص تمہیں نماز نہ

پڑھائے پھر اس شخص نے اپنی قوم کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو اس کی قوم نے اس کو منع کر دیا اور رسول اکرم ﷺ کے فرمان مبارک کی اس کو خبر دی اس شخص نے اس بات کا رسول اکرم ﷺ کو ذکر کیا (یعنی کیا آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ہاں۔ راوی کہتا ہے مجھے گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک تو نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء پہنچائی ہے۔

حدیث: عن عبد اللّٰه ابن عمرو قال امر رسول اللّٰه ﷺ رجلا يصلي بالناس الظهر فتفل بالقبلة وهو يصلي للناس فلما كان صلوة العصر ارسل الى آخر فاشفق الرجل الاول فجاء الى النبي ﷺ فقال يا رسول اللّٰه انزل في شئ قال لا ولكنك تفلت بين يديك وانت تؤم الناس فآذيت اللّٰه وملٰئكته۔ (مرقاۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کو حکم فرمایا لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائے اس نے قبلہ کی طرف تھوکا حالانکہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو آپ ﷺ نے دوسرے آدمی کی طرف نماز پڑھانے کا حکم بھیجا پہلا شخص گھبرا گیا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے حق میں کوئی وحی نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن تو نے اپنے سامنے (قبلہ کی طرف) تھوکا حالانکہ تو لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا تو نے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو ایذاء پہنچائی ہے۔

حدیث: وعن معاذ ابن جبل ؓ قال احتبس عنا رسول اللّٰه ﷺ ذات غداة عن صلاة الصبح حتى كنا نتراءى عن الشمس فخرج سريعا فثوب بالصلوة فصلى رسول اللّٰه ﷺ و تجوز في صلاته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا على مصافكم كما انتم ثم انفتل الينا ثم قال اما اني ساحدثكم ما حبسني عنكم الغداة اني قمت

حد يعمل في الارض خير لاهل الارض من ان يمطروا اربعين صباحا ☆ الحديث

من الليل فتوضئت وصليت ماقدرلی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالی فی احسن صورة فقال یا محمد قلت لبیک ربِّ قال فیم یختصم الملأ الاعلی ؟. قلت لاادری قالها ثلاثا قال فرأیته وضع کفه بین کتفی حتی وجدت بردانامله بین ثدیّ فتجلّی لی کل شئ وعرفت فقال یا محمد قلت لبیک ربِّ .قال فیم یختصم الملأالاعلی؟. قلت فی الکفارات. قال وماهن؟.قلت مشی الاقدام الی الجماعات والجلوس فی المساجد بعد الصلوات واسباغ الوضوء حین الکریهات وفی روایت فمن فعل ذالک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئته کیوم ولدته امه قال ثم فیم ؟. قلت فی الدرجات قال وماهن؟. قلت اطعام الطعام ولین الکلام والصلوة بالیل والناس نیام قال سل قال قلت اللهم انی اسئلک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین وان تغفرلی وترحمنی واذا اردت فتنة فی قوم فتوفنی غیر مفتون واسئلک حبک وحب من یحبک وحب عمل یقربنی الی حبک فقال رسول الله ﷺ انها حق فادرسوها ثم تعلموها۔(مشکوة)

ترجمہ: حضرت معاذ ابن جبل سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک صبح فجر کی نماز سے رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں سے غائب رہے حتی کہ قریب تھا کہ ہم سورج کا طلوع ہونا دیکھتے پھر اچانک تشریف لائے نماز کیلئے اقامت کہی گئی رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور اپنی نماز میں جلدی فرمائی پس جب آپ ﷺ سلام فرما کر فارغ ہوئے تو آپ نے بلند آواز سے دعا فرمائی اور فرمایا جیسے تم اپنی صفوں میں تھے اسی طرح بیٹھے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور پھر فرمایا بیشک میں عنقریب بیان کرتا ہوں وہ چیز جس نے مجھے صبح روکے رکھا میں رات کو اٹھا پھر وضو کیا اور میں نے نماز پڑھی جو میرے لئے مقدر تھی پھر

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

نماز میں اونگھنے لگا حتی کہ میں گہری نیند میں چلا گیا پھر اچانک میں نے اپنے آپ کو رب وتعالیٰ جو کہ احسن صورت (صفت) میں تھا کے پاس پایا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ:

رأیت ربی فی احسن صورۃ (میں نے اپنے رب کو احسن صورۃ میں دیکھا) تو رب تعالی نے فرمایا یا محمد میں نے عرض کیا لبیک اے میرے رب۔ فرمایا ملأ اعلی (ملائکہ) کس بات میں جھگڑ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا ربّ تعالی نے یہ سوال تین مرتبہ فرمایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے رب تعالی کو دیکھا کہ اس نے اپنی قدرت کی ہتھیلی میرے دو کندھوں کے درمیان رکھی حتی کہ میں نے اس کی قدرت کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پس میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے ہر چیز جان لی پھر رب نے فرمایا یا محمد میں نے عرض کیا لبیک اے میرے رب فرمایا ملأ اعلی (ملائکہ) کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں میں نے عرض کیا کفارات میں۔ فرمایا وہ کیا ہیں؟۔ میں نے عرض کیا جماعات کی طرف قدموں پر چلنا اور نمازوں کے بعد مساجد میں بیٹھنا اور کراہت کے اوقات میں وضو کرنا، اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالی نے فرمایا جس شخص نے یہ عمل کئے وہ خیر اور ایمان کیساتھ زندگی گزارے گا اور خیر اور ایمان کیساتھ وفات پائے گا اور گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح اسکو اس کی ماں نے ابھی جنا ہے۔ فرمایا پھر کس امر میں گفتگو ہورہی ہے؟۔ میں نے عرض کیا درجات میں فرمایا درجات کیا ہیں میں نے عرض کیا کھانا کھلانا اور نرم کلام کرنا اور لوگوں کے سونے کے وقت نماز پڑھنا۔ رب تعالی نے فرمایا سوال کرو میں نے عرض کیا اے اللہ میں تجھ سے اچھے کام کرنے اور برے کاموں کے ترک کرنے اور مساکین کی محبت اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور میرے اوپر رحم فرما اور جب تو کسی کام میں فتنہ کا ارادہ فرمائے تو مجھے بغیر فتنہ کے موت عطا فرما اور میں تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تیری محبت کے قریب کردے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس اس کو پڑھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔

ہمارے ایک کرم فرما دوست ڈاکٹر محمد زبیر چشتی نے بیان کیا کہ میں نے عالمگیر اورنگ زیب کے متعلق ایک واقعہ پڑھا یہ کہ حضرت اورنگ زیب نے اپنے کاریگروں اور ٹھیکیداروں سے فرمایا ایک مسجد ایسی تعمیر کی جائے جو صرف میری ذاتی رقم سے تیار ہو کسی دوسرے کی رقم شامل نہ ہو اور

کسی شخص کے بلا اجرۃ عمل سے بھی اجتناب کیا جائے، شاید اورنگزیب کا خیال تھا کہ:

من بنی للہ مسجدابنی اللہ لہٗ بیتا فی الجنۃ

کی حدیث شریف میں مسجد سے ایسی مسجد مراد ہے جو ذاتی رقم سے مکمل ہو اور کسی کی رقم اور بلا اجرۃ عمل کی مشارکت نہ ہو اسی شخص کیلئے جنت میں گھر کی بشارت ہے چنانچہ مسجد تیار ہوگئی حضرت اورنگ زیب نے خواب میں اپنا مکان جنت میں دیکھا پھر دیکھا کہ جنت میں گھوم رہا ہوں اچانک ایک مکان دیکھا جس پر ایک بوڑھی خاتون کا نام لکھا ہوا تھا جس کو حضرت اورنگ زیب پہچانتے تھے پھر ایک اور مکان دیکھا جس پر ایک لوہار کا نام لکھا ہوا تھا جس کو حضرت اورنگ زیب پہچانتے تھے آپ نے وہاں موجود فرشتوں سے پوچھا کہ جنت میں مکان خاتون اور لوہار کو کس نیک عمل کی وجہ سے الاٹ ہوئے ہیں، تو انہوں نے بتایا کہ خاتون نے تمہاری مسجد میں چار آنہ (معمولی رقم) ٹھیکیدار کو دی تھی اور لوہار نے ایک دن تمہاری مسجد میں کسی سریا کو بلا اُجرت سیدھا کیا تھا خاتون اور لوہار کو ان اعمال کی وجہ سے جنت میں اللہ تعالی نے مکان عطا فرمایا ہے حضرت اورنگ زیب نے صبح ٹھیکیدار کو بلایا اور پوچھا کہ اس مسجد میں فلاں خاتون کی رقم اور لوہار کے عمل سے تو نے استفادہ کیوں کیا تھا حالانکہ میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا۔ ٹھیکیدار نے عرض کیا معمولی رقم اور معمولی عمل کی وجہ سے میں نے سمجھا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن آپ کو کس نے بتایا کہ فلاں خاتون اور فلاں لوہار کے عمل کی مشارکت ہے تو آپ نے فرمایا آج رات میں نے خواب میں ان دونوں کے مکان جنت میں دیکھے ہیں میرا خیال تھا ذاتی رقم سے مکمل مسجد بنانے سے جنت میں مکان ملتا ہے لیکن خواب سے معلوم ہوا اگر کوئی شخص مسجد میں ایک کوڑی بھی خرچ کرے یا معمولی عمل سے حصہ لے لے تو اس کو بھی اللہ تعالی جنت میں مکان عطا فرمائے گا لہذا آئندہ مساجد کی تعمیر میں جتنے لوگ اپنی حیثیت کے مطابق شریک ہونا چاہیں کسی کو نہ روکا جائے اللہ تعالی کی شان کریمی ہے کہ مساجد میں کم سے کم رقم خرچ کرنے والے کو بھی جنت میں مکان عطا فرماتا ہے۔

مسودہ دیجئے کتاب لیجئے............ ہزاروں کتب کے طابع وناشر

طباعتِ کتب ہمارا خاص شعبہ ہے جمیل برادرز ناظم آباد نمبر۲ کراچی فون 0334-3319630

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابوعبید) ☆☆☆